

ہر جگہ مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا بندہ جہاں بھی ہو مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب

نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہے، اور قبلہ کی سمت کا تعین کعبہ شریف کی جغرافیائی محل وقوع (Geographic Location) کے اعتبار سے کیا جاتا ہے، جو کہ جگہ کے مختلف ہونے سے مختلف ہو سکتا ہے، دنیا میں بہت ممالک اور مقامات ایسے ہیں، جہاں قبلہ مغرب کی طرف نہیں، مثلاً مدینہ شریف وغیرہ، لہذا مطلقاً یہ کہنا کہ آدمی جہاں بھی ہو مغرب کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے، یہ شرعاً درست نہیں ہے؛ تاہم! یہ ہے کہ پاک و ہند میں کعبہ شریف مغرب کی جہت میں واقع ہے، لہذا اگر کوئی وہاں مغرب کی طرف رخ کرے گا، تو اس کا رخ کعبہ شریف کی سمت ہو جائے گا۔

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾

ترجمہ کنز العرفان: تو ابھی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کر لو۔ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 144)

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت مبارکہ کے تحت ہے: ”یعنی اے مسلمانو! تم زمین کے جس حصے میں بھی ہو اور وہاں نماز پڑھنے لگو تو اپنا منہ خانہ کعبہ کی طرف کر لو۔ اس آیت میں مسلمانوں کو قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا، نماز میں کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا شرط ہے۔ کعبہ کی جہت کی طرف منہ ہونے کا معنی یہ ہے کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو۔“ (صراط الجنان، جلد 1، صفحہ

261 ملقطاً، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بخاری شریف میں ہے

”عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلة ولا یولھا ظہرہ شر قوا او غربوا“

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تھنلے حاجت کے لیے آئے تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے، مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرے۔ (صحیح بخاری، باب لا تستقبل القبلة، جلد 1، صفحہ 26، مطبوعہ: کراچی)

مذکورہ بالا حدیث کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں فرماتے ہیں: ”یعنی پیشاب، پاخانہ کے وقت قبلہ کو منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔ چونکہ مدینہ منورہ میں قبلہ جانبِ جنوب ہے اور شام یعنی بیت المقدس جانبِ شمال، وہاں کے لحاظ سے فرمایا گیا کہ شرق یا غرب کو منہ کر لو۔ چونکہ ہمارے ہاں قبلہ جانبِ مغرب ہے لہذا لوگ جنوب یا شمال کو منہ کریں گے، خیال رہے کہ اس حدیث میں جنگل یا آبادی کی کوئی قید نہیں۔“ (مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطہارات، جلد 1، صفحہ 258، مطبوعہ: ضیاء القرآن، لاہور)

فتاویٰ خیریہ میں ہے

”وعن ابی حنیفۃ المشرق قبلۃ اهل المغرب والمغرب قبلۃ اهل المشرق والجنوب قبلۃ اهل الشمال والشمال قبلۃ اهل الجنوب“

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اہل مغرب کا قبلہ مشرق ہے اور اہل مشرق کا قبلہ مغرب ہے اور اہل شمال کا قبلہ جنوب اور اہل جنوب کا قبلہ شمال ہے۔ (فتاویٰ خیریہ مع العقود الدرئیہ، ج 1، ص 13، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”در بلاد ما کہ قبلہ سولے مغرب ست“ یعنی ہمارے علاقہ میں قبلہ مغرب میں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 20، ص 216، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4873

تاریخ اجراء: 14 شوال المکرم 1447ھ / 03 اپریل 2026ء



Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Darul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net